این ٹی آر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے اناث محبوب نگر تلنگانہ

’’درپن‘‘ کالج میگزین 2019-20

زیر سرپرستی: محترمہ ڈاکٹر کے پدماوتی صاحبہ پرنسپل

ترتیب کاروی ایڈیٹر کالج میگزین: ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی صدر شعبہ اردو

پہلی بات

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے اناث محبوب نگر کے طلباء وطالبات کی قلمی کاوشوں اور کالج کی سرگرمیوں کا احاطہ کرتا کالج میگزین ’’درپن‘‘ سال 2019-20 پیش خدمت ہے۔شعبہ اردو کے حصے میں شامل طالبات کی مشمولات کو پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ کالج کی طالبات میں شعروادب سے متعلق تخلیقی اظہار کی صلاحیتیں موجود ہیں۔اس طرح کے مواقع انہیں اپنی تخلیقی صلاحیت کو ابھارنے اوران میں نکھار پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ڈگری کی سطح پر اردو زبان کی تدریس کا مقصد ہی یہی ہے کہ طلباء میں نثر یا نظم میں اظہار کی صلاحیت پیدا ہو اور جب وہ کالج کی تعلیم کے بعد عملی زندگی میں داخل ہوں تو انہیں زندگی کے مختلف شعبوں میں زبان کی مدد سے بہتر طریقے سے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملے۔اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو اپنی زبان اور روزگار کے مواقع کے ضمن میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔آج اردو زبان دنیا کی دیگر زبانوں کے ساتھ ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے اور شعر وشاعری زبان و ادب کے ساتھ ساتھ اکیسویں صدی کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذرائع انٹرنیٹ‘ کمپیوٹر اور اسمارٹ فون سے جڑ چکی ہے۔اردو میں انفارمیشن ٹیکنالوجی‘ صحافت‘ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں روزگار کے اچھے مواقع ہیں۔امید ہے کہ کالج میگزین ’’درپن‘‘ میں شامل طالبات کی اردو تخلیقات اور انتخاب قارئین کو پسند آئے گا۔جن طالبات نے اس میگزین میں اپنی تخلیقات اور انتخاب پیش نہیں کیا ہے اگلی اشاعتوں میں ان کے لیے ضرور موقع رہے گا۔اور میگزین کے ذریعے اپنے قلم کی طاقت کا مظاہرہ کرنے والی طالبات زندگی کے تمام محاذوں پر کامیاب وکامران ہوں گی۔میگزین کی اشاعت کے دوران کالج کی ہردلعزیز پرنسپل ڈاکٹر کے پدماوتی صاحبہ اور ادارتی شعبے کے دیگر اساتذہ کے مفید مشورے ہمیشہ ساتھ رہے۔امید کی جاتی ہے کہ ’’درپن‘‘ کے اس شمارے میں شامل سبھی تخلیقات اور انتخاب شعروادب کو پسند کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی

ایڈیٹر کالج میگزین

ہماری پیاری زبان اردو

ثانیہ عرشی بی اے سال سوم اردو میڈیم

زبان سے خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔انسان کو اپنی ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے خیالات کا اظہار کرنا ضروری ہے۔انسان بات کرتے ہوئے، لکھ کر، اشاروں، علامات، رنگ اور دیگر طریقوں سے زبان کا استعمال کرتا ہے۔زبان کے استعمال کی دو مقبول حالتیں تقریر و تحریر ہیں۔دنیا میں مختلف ممالک میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔کچھ زبانیں دائیں سے بائیں کچھ بائیں سے دائیں اور کچھ اوپر سے نیچے لکھی جاتی ہیں۔اردو ایک عالم زبان ہے۔اور دلوں کو جوڑنے والی مقبول زبان ہے۔اردو شاعری خاص طور سے غزل اور گیت نے دنیا بھر میں لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔اردو کو عام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی بول چال تحریر و تقریر اور دیگر ضرورتوں کے لیے اردو کا استعمال کریں۔اردو میں پیغام رسانی کو عام کریں اور سوشل میڈیا پر اردو کا استعمال کریں۔کہتے ہیں کہ کسی زبان کے ساتھ اس کی تہذیب وابستہ ہوتی ہے۔اردو کے ساتھ اس کی مشرقی تہذیب اور ہمارا دینی و علمی سرمایہ جڑا ہوا ہے۔اگر ہم اردو بولنا چھوڑ دیں گے تو ممکن ہے کہ ہم صدیوں پرانی گنگا جمنی تہذیب سے بھی الگ ہو جائیں گے اس لیے اردو بولیں اور لوگوں کو اردو بولنا سکھائیں۔ذیل میں اردو سے متعلق کچھ دلچسپ اشعار پیش ہیں۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

ہماری پیاری زبان اردو
حسین دلکش جوان اردو

وہ کرے بات تو ہر لفظ سے خوشبو آئے
ایسی بولی وہی بولے جسے اردو آئے

سلیقے سے ہواؤں میں جو خوشبو گھول سکتے ہیں
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو اردو بول سکتے ہیں

میں تیری نفرتوں کو خوشبو بنادیتا
مرے بس میں اگر ہوتو تجھے اردو سکھا دیتا

میں نے اردو کی چاکری کی ہے
مجھ کو سلطان کر گئی اردو

پھولوں کی مہک بن کے بکھر جائے گی اردو
یہ وہم ہے اے دوست کے مرجائے گی اردو

میں اردو ہوں مرا چرچا ہے مشرق اور مغرب میں
مرے ہر لفظ میں پیغام ہے امن و محبت کا

اردو تحفظات کے خانوں میں بٹ گئی
دانشوران اردو زبان سب مزے میں ہیں

گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے
شمع یہ سودائی دل سوزئی پروانہ ہے

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

وہ عطردان سے لہجہ مرے بزرگوں کا
رچی بسی ہوئی اردو زبان کی خوشبو

وہ اردو کا مسافر ہے یہی پہچان ہے اس کی
جدھر سے بھی گزر جاتا ہے سلیقہ چھوڑ جاتا ہے

اردو کے مقبول اشعار

ریشما بیگم بی اے سال سوم اردو میڈیم

اردو شاعری کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے کچھ اشعار بہت مقبول ہیں اور شعر پڑھتے ہیں سنتے ہیں دل کو چھو لیتے ہیں۔ اردو کے ایسے اشعار کو ضرب المثل یعنی مثال بن جانے والے اشعار کہتے ہیں۔ ذیل میں اس طرح کے کچھ اشعار کا انتخاب شاعر کے نام کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو	نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے	بشیر بدر
کر رہا تھا غم جہاں کا حساب	آج تم یاد بے حساب آئے	فیض احمد فیض
ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے	غالب
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے	خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے	اقبال
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام	وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا	اکبر الہ آبادی
اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں	جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں	احمد فراز
بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں	تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں	فراق گورکھپوری
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں	ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں	اقبال
کچھ تو مجبوریاں رہی ہوں گی	یوں کوئی بے وفا نہیں ہوتا	بشیر بدر
میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر	لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا	مجروح سلطان پوری
اچھا خاص بیٹھے بیٹھے گم ہو جاتا ہوں	اب اکثر میں نہیں رہتا تم ہو جاتا ہوں	انور شعور
جہاں رہے گا وہی روشنی لٹائے گا	کسی چراغ کا اپنا مکاں نہیں ہوتا	وسیم بریلوی
ہم کو مٹا سکے یہ زمانہ میں دم نہیں	ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں	جگر مرادآبادی
انہیں پتھروں پہ چل کر اگر آسکو تو آؤ	مرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے	مصطفی زیدی
کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت	جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے	ناطق لکھنوی
حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو	چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو	مخدوم

تم کون ہو

مدیحہ ثانیہ بی اے سال دوم اردو میڈیم

کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند ہو۔مگر پھر سوچتا ہوں کہ تم اس پنکھڑی کی مانند نہیں ہو جو سوکھ جاتی ہے۔تم کو کس چیز سے تشبیہ دوں۔اگر میں تمہیں چاند کہتا ہوں تو تب بھی ناانصافی ہوگی کیوں کہ چاند صرف رات میں اپنے جوہر دکھاتا ہے خاص طور پر چاندنی راتوں میں اور پھر اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔مجھے سورج کا خیال آیا کہ یہ دنیا بھر میں روشنی کو بکھیرتا ہے اور توانائی کا بڑا ذریعہ ہے۔مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں بھی غلطی ہو رہی ہے۔کیوں کہ سورج بھی شام ہوتے ہی ڈھل جاتا ہے۔میں ان ہی خیالوں میں گم تھا کہ برسات شروع ہوگئی۔اور زمین سے اٹھنے والی بھینی بھینی خوشبو میں نے محسوس کی تو میری آنکھوں کے سامنے تمہارا چہرہ آ گیا۔میں سمجھ گیا کہ یہی چیز تم پر صادق آتی ہے۔کچھ دیر بعد ہی مجھے تمہارے تصور سے نکل کر ناک بند اور آنکھیں کھولنی پڑیں۔معلوم ہوا کہ پھول کی خوشبو بھی عارضی ہے۔ان ساری باتوں کو رد کرتے ہوئے میں نے اپنی آنکھیں بند کیں اور شعور میں جھانکنے لگا۔تب میرے ذہن میں اچانک روشن دان کھل گیا اور چاروں طرف سے روشنی چھن چھن کیر میرے دماغ کو روشن کرنے لگی۔اچانک مجھے میرے سوالوں کا جواب مل گیا۔اس کائنات کی ہر چیز فانی ہے اور فانی چیزوں کا حسن اور خوبصورتی بھی عارضی ہوتی ہے۔باقی رہنے والی ذات صرف وحدہ لاشریک لہ ایک اللہ کی ہے۔جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور ہمیں اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔

باتیں حکمت کی

نشاط بیگم بی اے سال دوم اردو میڈیم

- ☆ اچھا علم وہی ہے جو انسان کو عمل پر راضی کرائے۔علم سے انسان کو فائدہ پہونچے اور حرام وحلال کی تمیز ہو۔
- ☆ معلوم کو معمول بناؤ یعنی جو اچھی بات معلوم ہو اسے زندگی کا معمول بناؤ۔
- ☆ جو شخص وقت پر نماز پڑھتا ہے وہ زندگی کے کسی کام میں پیچھے نہیں رہتا۔وقت کی قدر کرنا سیکھو۔
- ☆ کسی کا راز اپنے سینے میں ایسا محفوظ رکھو جس طرح قبر میں مردہ ہوتا ہے جو واپس نہیں آسکتا۔
- ☆ جس حال میں ہو خدا کا شکر ادا کرو دولت ہو تو اسے بانٹو اور غریب ہو تو صبر کرو۔اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
- ☆ دوسروں کو برائی بیان کرنے والا اپنے کو اچھا سمجھتا ہے۔یہ تکبر کی نشانی ہے۔دوسروں کی بڑائی بیان کرو ذات کی نفی کرو۔
- ☆ ہمیشہ سچ بولو چاہے نقصان ہی اٹھانا پڑے ایک جھوٹ کو نبھانے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔
- ☆ علم والوں کی صحبت اختیار کرو کیوں کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔
- ☆ جب آپ کو ہر شخص سے شکایت ہونے لگے تو دیکھ لیجئے کہ خرابی کہیں آپ کے اندر تو نہیں۔
- ☆ اگر تم اپنے تکبر اور غرور کو توڑنا چاہتے ہو تو کسی غریب کو سلام کرلو۔

ایک کھجور کی خاطر

نیہا خاتون بی اے سال دوم اردو میڈیم

حضرت ابراھیم بن ادھمؒ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں بیت المقدس میں تھا ان دنوں کا واقعہ ھے کہ ایک رات جب ھم لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تو کچھ رات بیتنے کے بعد آسمان سے دو فرشتے اترے اور مسجد کی محراب کے پاس آ کر ٹھہر گئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ مجھے یہاں سے کسی انسان کی خوشبو آ رہی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ہاں! یہ ابراہیم بن ادھمؒ ہیں۔ پہلے نے پوچھا، "ابراہیم بن ادھمؒ بلخ کے رھنے والے ہیں؟ دوسرے نے کہا، "ھاں! وھی" پہلے نے کہا: "افسوس! انہوں نے رب کی رضا حاصل کرنے کیلئے بڑی مشقتیں برداشت کیں، مصیبتوں اور مشکلوں کے باوجود صبر سے کام لیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مرتبہ ولایت عطا کر دیا لیکن صرف ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے انہوں نے وہ مرتبہ کھو دیا" دوسرے نے پوچھا: "ان سے کیا غلطی سرزد ہوئی ھے؟" پہلے فرشتے نے کہا: "جب وہ بصرہ میں تھے تو ایک بار انہوں نے ایک کھجور فروش سے کھجوریں خریدیں اور کھجوریں لیکر جب وہ واپس پلٹنے لگے تو دیکھا کہ زمین پر کھجور کا ایک دانہ گرا پڑا تھا۔ انہوں نے سمجھا شاید یہ ان کے ھاتھ سے گرا ھے۔ لہٰذا انہوں نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور کھا لیا۔ دراصل کھجور کا دانہ ان کے ھاتھ سے نہیں گرا تھا بلکہ کھجور کے ٹوکرے سے گرا تھا اور جونہی وہ کھجور ان کے پیٹ میں پہنچی ان سے مرتبہ ولایت واپس لے لیا گیا"۔ حضرت ابراھیم بن آدھمؒ نے مسجد کے دروازے کی اوٹ سے جب ان کی یہ باتیں سنیں تو روتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور اس پریشانی اور بے چینی کے عالم میں بیت المقدس سے بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں جا کر ایک کھجور فروش سے کھجوریں خریدیں اور پھر اس کھجور فروش کے پاس گئے جس سے پہلے کھجوریں خریدی تھیں، اسے کھجور واپس کیں اور ساتھ ہی سارا واقعہ بیان کیا اور آخر میں اس سے معافی بھی مانگی کہ غلطی سے تمہاری ایک کھجور کھا لی تھی لہٰذا مجھے معاف کر دینا۔ اس کھجور فروش نے انہیں کھلے دل سے معاف کر دیا اور پھر رو پڑا کہ حضرت کو ایک کھجور کی وجہ سے اتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ مختصر یہ کہ حضرت ابراھیم بن ادھمؒ بصرہ سے پھر بیت المقدس روانہ ہو گئے اور بیت المقدس پہنچ کر رات کے وقت اس مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ جب رات کافی بیت گئی تو آپ نے دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ مجھے یہاں سے انسان کی خوشبو آ رہی ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا کہ ہاں یہاں ابراہیم بن ادھمؒ موجود ہیں جو ولایت کے مرتبے سے گر گئے تھے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل و کرم کے صدقے پھر وہی مقام و مرتبہ عطا فرما دیا۔ کبھی سوچا ہے کہ ہم انجانے میں اور جان بوجھ کر لوگوں کا کتنا حق کھا جاتے ہیں اور اس بات کی پرواہ ہی نہیں کرتے کہ روز محشر اسکا حساب دینا پڑے گا۔

پھلجھڑی

آمنہ بیگم بی اے سال دوم اردو میڈیم

فیروز خان نون نامی شاعری کی بیوی بیگم نون کہلائی جاتی تھیں۔ جب فیروز خان نون نے دوسری شادی کی تو احباب نے ان سے پوچھا کہ آپ کی دوسری بیوی کو کس نام سے پکارا جائے تو انہوں نے کہا کہ ’’آفٹر نون‘‘۔

منظوم غذائی ہدایات ۔حکیم سعید کی نظم کا انتخاب

صوفیہ پرویز بی اے سال سوم اردو میڈیم

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے — وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ — تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ
جگر کے بل پہ انسان جیتا ہے — اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی کا احساس — مربہ آملہ کھا یا انناس
اگر ہوتی ہے معدہ میں گرانی — تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے — تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے — تو کر نمین پانی کے غرارے
اگر ہو درد سے دانتوں کے بے کل — تو انگلی سے مسوڑوں پر نمک مل
جو طاقت میں کمی ہوتی ہو محسوس — تو مصری کی ڈلی ملتان کی چوس
شفا ہوجائے اگر کھانسی سے جلدی — تو پی لے دودھ میں تھوڑی سی ہلدی
اگر کانوں میں تکلیف ہوئے — تو سرسوں کا تیل بھائے سے نچوڑے
اگر آنکھوں میں پڑ جاتے ہیں جالے — تو دکھنی مرچ گھی کے ساتھ کھالے
تپ دق سے اگر چاہے رہائی — بدل پانی کے گنا چوس بھائی
دمہ میں یہ غذا سے بے شک ہے اچھی — کھٹائی چھوڑ کھا دریا کی مچھلی
اگر تجھ کو لگے جاڑے میں سردی — تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو بد ہضمی میں چاہے افاقہ — تو دو اک وقت کا کرلے تو فاقہ

تین قسم کے آدمی

پروین بیگم بی اے سال سوم اردو میڈیم

انسانوں کی ویسے تو کئی قسمیں ہوتی ہیں تاہم مزاج اور برتاؤ کے اعتبار سے بھی انسانوں کی تین قسمیں ہیں۔اگر کوئی کام کرنا ہوتو پہلی قسم کا آدمی کہے گا ہاں اس کام کو میں ضرور کروں گا۔اس طرح کے لوگ مثبت سوچ کے حامل ہوتے ہیں۔انہیں یس میان کہا جا تا ہے۔ دوسری قسم کا آدمی کہے گا یہ کام میں نہیں کرسکتا یہ نومیان ہوتے ہیں اس قسم کے لوگ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہتے ہیں۔ڈر اور خوف ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔تیسری قسم کا آدمی کام کرسکتا ہے لیکن جن بوجھ کروہ کہے گا کہ یہ کام میں نہیں کروں گا۔اس طرح کے لوگ منفی سوچ والے کہلاتے ہیں اور دنیا میں ہونے والے ہر قسم کے کاموں میں رکاوٹ بنتے ہیں۔پس ضروری ہے کہ انسان کو پہلی قسم کا آدمی بننا چاہئے جو ہر طرح کے کام کے لیے تیار رہے۔جولوگ آگے بڑھتے ہیں اور خطرات کا سامنا کرتے ہیں اسی طرح کے لوگ کامیابی حاصل کرپاتے ہیں۔

آسانی بانٹو

سمیہ بیگم بی ایس سی بی زیڈ سی سال سوم انگلش میڈیم

انسان مثل پانی ہو۔ پانی کی صفت ہوتی ہے کہ وہ جس برتن میں جاتا ہے اسی کی حالت اختیار کر لیتا ہے انسان کو بھی چاہئے کہ وہ سخت نہ بنے بلکہ حالات کے اعتبار سے اپنے آپ کو تبدیل کرتا رہے۔ ہمیں دوسروں کے لیے کس طرح آسانیاں پیدا کرنا ہے ملاحظہ کریں۔

- کبھی کسی اداس اور مایوس انسان کے کندھے پے ہاتھ رکھ کر، پیشانی پر کوئی شکن لائے بغیر ایک گھنٹا اس کی لمبی اور بے مقصد بات سننا...... آسانی ہے!
- اپنی ضمانت پر کسی بیوہ کی جوان بیٹی کے رشتے کے لیے سنجیدگی سے تگ و دو کرنا......آسانی ہے!
- صبح دفتر جاتے ہوئے اپنے بچوں کے ساتھ محلے کے کسی یتیم بچے کی اسکول لے جانے کی ذمہ داری لینا...... یہ آسانی ہے!
- اگر تم کسی گھر کے داماد یا بہنوئی ہو تو خود کو سسرال میں خاص اور افضل نہ سمجھنا... یہ بھی آسانی ہے!
- غصے میں بپھرے کسی آدمی کی کڑوی کسیلی اور غلط بات کو نرمی سے برداشت کرنا...... یہ بھی آسانی ہے!
- گلی محلے میں ٹھیلے والے سے بحث مباحثہ سے بچ کر خریداری کرنا...... یہ آسانی ہے!
- تمہارا اپنے دفتر، مارکیٹ یا فیکٹری کے چوکیدار اور چھوٹے ملازمین کو سلام میں پہل کرنا، دوستوں کی طرح گرم جوشی سے ملنا، کچھ دیر رک کر ان سے ان کے بچوں کا حال پوچھنا...... یہ بھی آسانی ہے!
- ہسپتال میں اپنے مریض کے برابر والے بستر کے انجان مریض کے پاس بیٹھ کر اس کا حال پوچھنا اور اسے تسلی دینا...... یہ بھی آسانی ہے!

ہمیں چاہئے کہ ہم آسانی پھیلانے کا کام گھر سے شروع کریں۔

☆ آج واپس جا کر باھر دروازے کی گھنٹی صرف ایک مرتبہ دے کر دروازہ کھُلنے تک انتظار کرنا،

☆ آج سے باپ کی ڈانٹ ایسے سننا جیسے موبائل پر گانے سنتے ہو،

☆ آج سے ماں کے پہلی آواز پر جہاں کہیں ہو فوراً ان کے پہنچ جایا کرنا۔ اب انھیں تمہیں دوسری آواز دینے کی نوبت نہ آئے،

☆ بہن کی ضرورت اس کے تقاضا اور شکایت سے پہلے پوری کر یا کرو،

☆ آیندہ سے بیوی کی غلطی پر سب کے سامنے اس کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرنا،

☆ سالن اچھا نہ لگے تو دستر خوان پر حرف شکایت بلند نہ کرنا،

☆ کبھی کپڑے ٹھیک استری نہ ہوں تو خود استری درست کر لینا،

کرونا وبا سے علاج تک

کنیز سلطانہ بی ایس سی ایم پی سی سال سوم انگلش میڈیم

کرونا وائرس (انگریزی:Coronavirus) ایک وائرس گروپ ہے جس کے جینوم کی مقدار تقریباً 26 سے 32 زوج قواعد تک ہوتی ہے۔ یہ وائرس ممالیہ جانوروں اور پرندوں میں مختلف معمولی اور غیر معمولی بیماریوں کا سبب بنتا ہے، مثلاً: گائے اور خنزیر کے لیے اسہال کا باعث ہے، اسی طرح انسانوں میں سانس پھولنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ عموماً اس کے اثرات معمولی اور خفیف ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات کسی غیر معمولی صورت حال میں مہلک بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاج یا روک تھام کے لیے اب تک کوئی تصدیق شدہ علاج یا دوا دریافت نہیں ہو سکی ہے۔ کورونا وائرس، جسے کووڈ 19 (COVID-19) کا نام دیا گیا ہے، اس سے مراد 2019 میں کرونا وائرس انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیا ہے۔ کورونا (corona) لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تاج یا ہالہ کے ہوتے ہیں۔ چونکہ اس وائرس کی ظاہری شکل سورج کے ہالے یعنی کورونا کے مشابہ ہوتی ہے، اسی وجہ سے اس کا نام " کورونا وائرس" رکھا گیا ہے۔ کرونا وائرس کی عام علامات میں نظام تنفس کے مسائل (کھانسی، سانس پھولنا، سانس لینے میں دشواری)، نزلہ، نظام انہضام کے مسائل (الٹی، اسہال وغیرہ) اور کل بدنی علامات (جیسے تھکاوٹ) شامل ہیں۔ شدید انفیکشن نمونیہ، سانس نہ آنے یہاں تک کہ موت کا سبب بن سکتا ہے۔ کورونا وائرس کی عمومی علامات بخار، تھکاوٹ اور خشک کھانسی ہیں۔ نظام انہضام میں ظاہر ہونے والی ابتدائی علامات میں ہلکی تھکاوٹ، متلی، قے، اسہال شامل ہیں۔ نظام قلبی میں ظاہر ہونے والی ابتدائی علامات میں دھڑکن تیز ہونا، سینے میں تکلیف ہونا۔ آنکھوں میں ظاہر ہونے والی ابتدائی علامات میں آنکھ کی جھلی کی سوزش۔ بازوؤں، ٹانگوں اور پیٹھ کے نچلے حصے میں ہلکا درد۔ کچھ مریضوں میں کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ متاثرہ مریض میں ہفتہ دس دن میں سانس کے مسائل ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو شدید متاثرہ مریض میں جلد بگڑ کر شدید سانس کی تکلیف کی بیماری، نظام انہضام میں تیزابیت، خون جمنے میں مسئلے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کیس میں ٹائیفائڈ کا ٹیسٹ پازیٹو آتا ہے" کورونا" وائرس کا ایک مجموعہ ہے اس مجموعہ کا نام کورونا ہے یہ بہت پرانا وائرس ہے جو 1930 میں مرغیوں میں دریافت ہوا، پھر یہ 1940 میں چوہوں میں دریافت ہوا۔ انسانوں میں کورونا وائرس سب سے پہلے 1960 کی دہائی میں دریافت ہوا۔ یہ سردی کے نزلہ سے متاثر کچھ مریضوں میں خنزیر سے متعدی ہو کر داخل ہوا تھا۔ اس وقت اس وائرس کو ہیومن (انسانی) کرونا وائرس E229 اور OC43 کا نام دیا گیا تھا، اس کے بعد اس وائرس کی اور دوسری قسمیں بھی دریافت ہوئیں۔ پہلے دریافت ہونے والے وائرس یہ ہیں۔ 1960ء کی دہائی میں دریافت ہونے والے پہلے انسانی کورونا وائرس OC43 اور 229E تھے۔ اسکے بعد 2003 میں کورونا وائرس CoV-SARS دریافت ہوا۔ اسکے بعد 2004 میں کورونا وائرس NL63 HCoV دریافت ہوا۔ اسکے بعد 2005 میں کورونا وائرس HKU1 دریافت ہوا۔ اسکے بعد 2012 میں کورونا وائرس CoV-MERS دریافت ہوا۔ یہ سب محدود سطح پر پھیلنے کے بعد کنٹرول کر لیے گئے۔ عالمی ادارہ صحت کے ذریعہ نامزد کردہ 2019-nCov نامی کورونا وائرس کی ایک نئی وبا 31 دسمبر 2019ء سے چین میں عام ہوئی۔ جو آہستہ آہستہ وبائی شکل اختیار کر چکی ہے۔ حالیہ 2019 میں دریافت ہونے والے کورونا وائرس

کو SARS-CoV-2 یا COVID-19 کا نام دیا گیا، یہ وائرس اس لیے خطرناک ہے کہ یہ انسان سے انسان کے درمیان میں پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ 25 جنوری 2020ء کو چین کے 13 شہروں میں ایمرجنسی لگادی گئی ہے جبکہ وائرس کی شناخت یورپ سمیت کئی دوسرے ممالک میں بھی ہو چکی ہے۔ یہ وائرس اپنی پیچیدہ میوٹیشن کی وجہ سے انسان کے دفاعی نظام کو کنفیوز کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکا ہے یہی وجہ اسکے پھیلنے کی رفتار کو بہت زیادہ بڑھا چکی ہے اسی لیے اس پر قابو پانے میں پوری دنیا کو دشواری ہو رہی ہے۔ کورونا وائرس بنیادی طور پر ممالیہ جانوروں اور پرندوں کے نظام تنفس اور انسانوں کے نظام ہضم کو متاثر کرتا ہے۔ اس وائرس کے ذریعہ انسانوں کو ہونے والی بیماریوں کی اس وقت 4 سے پانچ قسمیں ہیں۔ سب سے زیادہ پائی جانے والی قسم "انسانی کورونا سارس CoV" ہے جو سارس بیماری کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ بالکل منفرد قسم کی بیماری ہے۔ اس سے اوپری اور نچلے دونوں نظام تنفس یکساں متاثر ہوتے ہیں اور بسا اوقات آنت اور معدے کا نمونیا ہو جاتا ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ کورونا وائرس عام طور پر بالغ افراد کو سردی کے نزلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ عام سردی میں ہونے والے نزلہ کی طرح کورونا وائرس کے اثر کا اندازہ لگانا مشکل ہے، کیونکہ وہ ناک وائرس (عام سردی کا نزلہ) کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی طرح لیبارٹری میں انسانی کورونا کی تحقیق و نشو و نما بھی مشکل ہے۔ کورونا نمونیا، وائرس نمونیا یا تو براہ راست یا ثانوی جرثومی نمونیا کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ مرغیوں میں متعدی برونکائٹس وائرس (IBV) نہ صرف نظام تنفس میں اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ پیشاب کے راستہ کو بھی متاثر کرتے ہیں اور اس کا امکان رہتا ہے کہ یہ وائرس مرغی کے تمام اعضا میں پھیل جائے۔ اسی طرح کورونا وائرس کھیت کے جانوروں اور پالتو جانوروں میں بھی بہت سی بیماریوں کا ذریعہ بنتا ہے، جن میں کچھ خطرناک ہوتی ہیں اور کھیتی کو بھی نقصان پہنچا دیتی ہیں۔ کورونا وائرس عام طور پر گائے اور خنزیر دونوں پالتو فارمی جانوروں کو ہوتا ہے اور ان دونوں میں اسہال کا سبب بنتا ہے۔

کورونا وائرس کا کوئی خاص تصدیق شدہ علاج یا دوا نہیں ہے البتہ چند احتیاطی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔

صابن یا پانی سے بار بار ہاتھ دھونا۔ گندے ہاتھوں سے ناک، آنکھ اور منھ کو چھونے سے گریز کرنا۔ متاثرہ افراد سے براہ راست اور ان کی استعمالی چیزوں سے دور رہنا۔ کلونجی اور شہد کا استعمال کریں اس میں موت کے علاوہ ہر قسم کی بیماری سے شفا ہے تو آپ سب گرم پانی کا استعمال کریں۔ کورونا سے بچاؤ کے لیے گزشتہ ایک سال سے ویکسن یعنی ٹیکہ کی تحقیق ہوتی رہی اور برطانیہ اور ہندوستان میں حیدرآباد میں بنی ویکسن اب لوگوں کو دینے کے لیے تیار ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان میں بڑے پیمانے پر کرونا کی ٹیکہ اندازی ہوگی اور سماجی دوری ماسک کے استعمال سے کرونا وبا پر قابو پالیا جائے گا۔ اور ہندوستان کے بشمول ساری دنیا میں حالات معمول پر آجائیں گے۔

پروین شاکر کے اشعار

آفرین بیگم بی اے سال سوم اردو میڈیم

وہ تو خوشبو ہے ہواؤں میں بکھر جائے گا　　مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی　　وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کردے گا

کرنسیوں کے نام کیسے پڑے؟

ادیبہ نشاط بی اے سال سوم اردو میڈیم

کیا کبھی آپ نے سوچا کے دنیا بھر میں رائج کرنسیوں کے نام کیسے پڑتے ہیں۔آیئے دنیا کی کچھ اہم کرنسیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

ڈالر: ڈالر دنیا میں سب سے زیادہ معروف کرنسی ہے، امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا، فجی، نیوزی لینڈ اور سنگاپور کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے ممالک میں بھی ڈالر کا استعمال ہوتا ہے، ڈالر کا قدیم نام جوشمز دالر سے لیا گیا ہے، یہ اس وادی کا نام ہے، جہاں سے چاندی نکال کر سکے بنائے جاتے تھے۔جس کی وجہ سے سکوں کا نام بھی اسی وادی کے نام پر رکھ دیا گیا۔بعدازاں اس نام سے جوشمز نکال دیا گیا اور صرف دالر رہ گیا جو بعد میں ڈالر کہلانے لگا۔

دینار: دینار لاطینی لفظ دیناریئس سے نکلا ہے،، جو چاندی کے قدیم رومی سکے کا نام ہے اب کویت، سربیا، الجیریا، اردن و دیگر ممالک میں دینار ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

روپیہ: روپیہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چاندی یا ڈھلی ہوئی (ساختہ) چاندی کے ہیں۔

ریال: ریال لاطینی لفظ ریگالس سے اخذ کیا گیا ہے جس کا تعلق شاہ خاندان سے ہوتا ہے عرب ممالک میں سے عمان، قطر، سعودی عرب اور یمن وغیرہ میں ریال استعمال ہوتا ہے۔اس سے قبل ہسپانوی کرنسی کو ریئل کہا جاتا تھا۔

لیرا: اٹلی اور ترکی میں لیرا نامی کرنسی رائج ہے، یہ ایک لاطینی لفظ لبرا سے نکالا گیا ہے۔

کرونا: کرونا کو لاطینی کرونا سے نکالا گیا ہے، جس کا مطلب تاج یا کراؤن ہے، شمالی یورپ کے مختلف ممالک میں کرونا نامی کرنسی استعمال ہوتی ہے، سویڈن، ناروے، ڈنمارک، آئسلینڈ اور اسٹونیا یہاں تک کہ چیک جمہوریہ میں بھی۔

پاؤنڈ: پھر برطانیہ کا مشہور زمانہ پاؤنڈ ہے جو دراصل لاطینی لفظ ''پاؤنڈس'' سے نکلا ہے جو وزن کو ہی کہتے ہیں۔ برطانیہ کے علاوہ، مصر، لبنان، سوڈان اور شام میں بھی کرنسی پاؤنڈ کہلاتی ہے۔

پیسو: میکسیکو کی کرنسی پیسو ہے۔جو ایک ہسپانوی لفظ ہے جس کا معنی بھی یہی ہیں یعنی ''وزن''۔

یوان: ین، وون: چینی یوان، جاپانی ین اور کورین وون کی ابتدا ایک چینی حرف سے ہوئی ہے، جس کا مطلب ہے ''گول'' یا ''گول سکہ''۔

روبیل: روس کا سکہ روبیل بھی دراصل چاندی کو وزن کرنے کا ایک پیمانہ ہے۔

رینڈ: جنوبی افریقا کی کرنسی رینڈ کا نام وٹ واٹرز رینڈ پر رکھا گیا ہے، جو جوہانسبرگ کا ایک قصبہ ہے، جو سونے کیذ خائر کی وجہ سے مشہور ہے۔